فقہ اسلامی سے متعلق بعض سوالات

اور ان کے جوابات

علامہ محمد اشرف آصف جلالی

س (۱) کیا مدینہ منورہ مکہ مکرمہ کی طرح کا حرم ہے؟
درمختار میں ہے: لا حرم للمدینه عندنا حالانکہ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے مدینہ کو حرم بنایا۔

ج ☐ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر ائمہ احناف مدینہ شریف کے حرم ہونے کی مطلقاً نفی نہیں کرتے بلکہ ان کے نزدیک حرم مدینہ شریف کا وہ حکم نہیں ہے جو حرم مکہ شریف کا حکم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے: اِنّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرامًا ۔اس حرمت سے مراد تعظیم و تکریم ہے کہ میں نے مدینہ شریف کو عظمت و شرافت بخشی ہے۔ مدینہ شریف حرمت کے اس معنی کے لحاظ سے حرم ہے مگر جو حرم مکہ شریف کے احکام ہیں کہ وہاں شکار کی ممانعت ہے اور درخت کاٹنے منع ہیں اور جو ایسا کرے اس پر جزاء لازم آتی ہے، ایسے احکام کے لحاظ سے مدینہ شریف حرم نہیں ہے۔ احناف کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قدم النبیُ صلی اللہ علیه وسلم المدینةَ و أَمَرَ ببناء المسجد. فقال یا بنی نجّار ثامنونی فقالوا لانطلب ثمنه الاّ الی اللہ فأمر بقبور المشرکین فنبشت ثم بالخَرِب فُسُوِّیَت و بالنخل فقطع فصَفُّوا النخل قبلة المسجد۔
بخاری ۱/۲۵۱، (نور محمد اصح المطابع)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم مدینۃ شریف تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم فرمایا۔ پس آپ نے فرمایا اے بنی نجار میرے ساتھ بیع کرو، پس انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کا عوض اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔ پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبور کے بارے میں حکم فرمایا پس انہیں اکھاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے خراب زمین کو ہموار کرنے کا حکم فرمایا۔ پس اسے ہموار کر دیا گیا اور آپ نے کھجور کے درختوں کے بارے میں حکم فرمایا۔ پس انہیں کاٹا گیا اور مسجد کی جانب قبلہ میں جمع کر دیا گیا۔

اس حدیث شریف سے مدینہ شریف کی کھجوروں کا کاٹا جانا ثابت ہے، اگر مدینہ شریف مکہ شریف جیسا حرم ہوتا تو اس کی کھجوریں نہ کاٹی جاتیں۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک چھوٹے بھائی تھے، جنہیں ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ ان کے پاس ایک بلبل تھا۔

فکان اذا جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآہ قال أبا عمیر ما فعل النُغَیر (بخاری: ۲/ ۹۱۵، قدیمی کتب خانہ کراچی)

جب وہ ابو عمیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے آپ انہیں دیکھتے تو فرماتے اے ابو عمیر چھوٹے بلبل کا کیا حال ہے۔

اگر مدینہ شریف، مکہ شریف جیسا حرم ہوتا تو اس کا پرندہ پکڑ کر بند رکھنے کی اجازت ابو عمیر کو نہ دی جاتی۔

۳۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین طرف کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدینہ شریف میں شکار کرنے والی حدیث روایت کی ہے۔ جیسا کہ عمدۃ القاری شرح بخاری ۱۰/ ۲۳۰ میں ہے۔

اگر مدینہ شریف کا مکہ شریف جیسا حرم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور حضرت سلمہ کو منع فرماتے کیونکہ حضرت سلمہ شکار کے احوال سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر ذکر کرتے تھے۔